دیتا ہے: "ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم خود اپنی بصیرت سے وہی تحقیق کرو جو ہم نے کی ہے تاکہ تمھاری معرفت ہماری معرفت سے مستقل اور بے نیاز ہو جائے" مسلمانوں کے اس تخلیقی دور کے یہ الفاظ سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں:

"اگر ان الفاظ سے صرف اتنا ہو کہ تم کو اپنے موروثی اعتقاد میں شک پیدا ہو جائے تو وہ الفاظ بے فائدہ نہیں۔ اس لیے کہ جس کو شک نہیں ہوتا وہ غور نہیں کرتا اور جو غور نہیں کرتا وہ روشنی سے محروم رہتا ہے اور جو روشنی سے محروم ہو وہ اندھا اور بے مراد رہتا ہے۔"

"حی بن یقظان" ایک فلسفیانہ شاہکار ہے جس میں شاید مسلمان فلاسفہ اور حکماء کے تصورات کو بڑی عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں عقل، نقل و کشف کے تینوں ذرائع پر بڑی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

کتاب کا ترجمہ بہت سلیس اور سلجھا ہوا ہے۔

ادب اور اسلامی قدریں

از اسرار احمد خاں سہاوری۔
مکتبہ چراغ راہ، کراچی، قیمت ۱ر۵۰ روپے صفحات ۱۰۸۔

اس کتاب میں مصنف نے ادب برائے ادب اور ادب برائے زندگی کی پرانی بحث کو یہ کہہ کر ختم کر دیا ہے کہ ادب بہرحال اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصدیت رکھتا ہے اور ادب برائے ادب کی بحث درحقیقت اس لیے شروع کی گئی کہ ادب کو اخلاق اور اخلاقی اقدار سے علاحدہ کر کے بداخلاقی اور بے راہ روی کے لیے راستہ ہموار کیا جائے۔

فاضل مصنف نے موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ان کی یہ کوشش یقیناً قابل قدر ہے۔

علیگڑھ تحریک آغاز تا امروز

نسیم قریشی۔ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ
قیمت دس روپے (۱۹۶۰)

علی گڑھ میگزین کا علی گڑھ نمبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب اسی موضوع پر ہے۔ کچھ مضامین تو وہی ہیں اور کچھ نئے۔ پرانے مضامین میں پروفیسر محمد عمر الدین صاحب کا مضمون "سر سید:"